اُردو حروفِ تہجی کی درجہ بندی۔ ایک مطالعہ

عظیم اللہ جندران

Azeemullah Jundran

Ph.D Scholar, Department of Urdu,
Lahore Garrison University, Lahore.

توقیر اشرف چودھری

Tauqeer Ashraf Ch.

Ph.D Scholar, Department of Urdu,
Lahore Garrison University, Lahrore.

Abstract:

This research paper is a detailed study about the classification of Urdu Alphabets. The basic signs of each language are represented through alphabet. The whole fabric and structure of every language are built around the alphabet of that language. These alphabet determine the tone and standard of a language. Whenever a child starts the learning of a language, seeks foundation from these alphabet. The exact number and order of urdu alphabet have always remained a contraversial issue amont the experts. Particularly 10 alphabet of urdu could not find agreed upon consensus among the linguists. Opinion of different linguists have been discussed in this paper about the exact number and classification of urdu alphabet.

انسان نے مختلف آوازوں کے لیے جو علامات اور نقوش اپنائے ان نقوش، علامات اور نشانات کو حروفِ ابجد کہتے ہیں۔ اِنھی کو ہم حروفِ الف با (Alphabet) بھی کہتے ہیں۔ یہ حروف الف با تحریر کے لیے ابتدائی اکائیوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تحریر کا پورا نظام انھی حروف ابجد سے ترتیب پاتا ہے۔ کوشش کی جاتی ہے کہ تمام آوازوں کے لیے حروف کا مکمل اور ہمہ گیر قسم کا نظام ترتیب دیا جائے۔ تمام آوازوں کی حروف کے ذریعے ترجمانی کرنا نہایت دشوار اور نازک کام ہے۔

ہر زبان کی بنیادی علامات کو حروف سے ظاہر کیا جاتا ہے جس پر اس زبان کی پوری عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ یہ حروف زبان کا معیار اور مزاج کا تعین کرتے ہیں بچے کو جب بولنا، پڑھنا یا لکھنا سکھایا جاتا ہے تو اِس کی ابتدا انھی حروف سے کی جاتی

ہے۔سب سے پہلے حروف کی پہچان ہوتی ہے۔اس کے بعد ان حروف کی مدد سے الفاظ اور جملوں کی تشکیل کے مراحل سکھائے جاتے ہیں۔اس بابت ڈاکٹر اشرف کمال کا کہنا ہے:

''انسان کی زبان سے جو مختلف آوازیں نکلتی ہیں ان کو لفظ کہتے ہیں۔اردو زبان ود ہاں کے اختلاف جنبش سے آوازوں میں فرق پیدا ہوتے ہیں ان کا نام حرف ہے،انھی حرفوں کو جو منہ، زبان اور گلے میں ذرا ذرا فرق سے نئے نئے پیدا ہو جاتے ہیں حروفِ تہجی کہا جاتا ہے۔'' (۱)

حروف کی اسی درجہ بندی کے بارے کہا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر اشرف کمال حروف کی درجہ بندی میں صوتی مخارج کو درجہ بندی کا معیار بنا رہے ہیں۔صوتی مخارج کی بنیاد پر اُن کی ترتیب و تقسیم کر رہے ہیں۔

اردو کے حروفِ تہجی کی تعداد اور ترتیب کا مسئلہ نزاعی رہا ہے ملاحظہ فرمائیے۔اس بابت ڈاکٹر نجیبہ عارف کے الفاظ:

''حال ہی میں مقتدرہ قومی زبان کی جانب سے شائع ہونے والے اردو قاعدہ میں حروفِ تہجی کی تعداد ''۵۴'' طے کی گئی ہے۔اس سے پہلے اردو لغت بورڈ کراچی نے ''۵۳'' حروفِ تہجی طے کیے تھے مگر ان میں نون غنہ کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔نون غنہ اردو کی باقاعدہ آواز ہے اور اسے ذرا مختلف انداز میں لکھا جاتا ہے'' (۲)

موصوفہ مزید بیان کرتی ہیں:

''یوں اردو کے کل ''۵۴'' حروفِ تہجی میں سے ۳۸ مفرد آوازوں پر اور ۱۴ مرکب آوازوں پر مشتمل ہیں۔'' (۳)

ڈاکٹر نجیبہ عارف درجہ بندی میں حروفِ تہجی کی ہیئتی اشکال، تشابہات اور اُن کے صوتی تشابہات اور ممیّزیات کو درجہ بندی کا معیار قرار دیتی نظر آتی ہیں۔

مولوی فتح خان نے اردو حروفِ تہجی کی تعداد یوں گنوائی ہے:

''ا، ب، بھ، پ، پھ، ت، تھ، ٹ، ٹھ، ث، ج، جھ، چ، چھ، ح، خ، د، دھ، ڈ، ڈھ، ذ، ر، رھ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، کھ، گ، گھ، ل، لھ، م، مھ، ن، نھ، و، ہ، ء، ی = (۵۱)'' (۴)

مولوی فتح خان دیے گئے حروفِ تہجی میں بالترتیب دوچشمی (ھ) مخلوط کے اضافات کے ساتھ تشکیل پانے والی آوازوں کے ملاپ کی بنا پر دی گئی تعداد اضافہ قرار دیتے ہیں۔تعداد کے اس تعین نو میں مرکب حروفِ تہجی اور مرکب آوازیں شامل ہیں جو ابتدائی حروفِ تہجی کی تعداد اور ابتدائی واوّلین آوازوں میں اضافہ کا باعث ہے۔

ڈاکٹر اشرف کمال کے نزدیک اردو حروفِ تہجی کی تعداد کا تعین اس طرح ہوگا:

ا، ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ہ، ع، ی = ۲۹

عربی حروف پ، چ، ژ، گ، ہا (ملفوظی)، یہ (مختفی)، ے (مجہول) = ۷ فارسی حروف

ٹ، ڈ، ڑ (فارسی والوں کی اتباع میں اسی طریق پر وضع کیے) = ۳ سنسکرت وابدالی

ھ (عربی ملفوظی کو اردو علمائے مرکب حروف کے لیے اختیار کیا) =۱ عربی ابدالی
اس طرح یہ کل = ۴۰ مفرد حروف بنتے ہیں۔
اردو توضیحی مرکب حروف جن میں دوچشمی ھ مخلوط کی جاتی ہے۔
بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ، وھ، ھ، = ۱۷ حروف ۴۰+
۱۷ = ۵۷ میزان (۵)

ڈاکٹر اشرف کمال یہاں ۴۰ مفرد حروف کا تذکرہ اُردو کے لشکری زبان کے تجزیہ کے حوالہ سے کرتے معلوم ہوتے ہیں کیوں کہ یہاں انھوں نے ان حروفِ تہجی کو اُردو حروف کے علاوہ عربی، فارسی، سنسکرت وابدالی، عربی ابدالی حروف کی بنا پر چالیس (۴۰) مفرد حروف قرار دیا ہے۔ دوچشمی (ھ) مخلوط کی بنیاد پر سترہ (۱۷) توضیحی مرکب حروف کا اضافہ اُنتیس (۲۹) اُردو حروفِ تہجی میں مزید شامل ہوا ہے۔

اس تفصیلی جائزہ کے بعد غلام ربانی مجال نے درج بالا جائزے پر مزید اظہار خیال یوں کیا: ''یوں ان سترہ ۱۷ مرکب حروف کو حروفِ تہجی میں شمار نہیں کرنا چاہیے گویا اصل حروفِ تہجی کی تعداد ۴۰ بنتی ہے۔'' (۶)

لہٰذا غلام ربانی مجال ان سترہ (۱۷) مرکب حروفِ تہجی کو شامل کرنے کے حق میں نہیں۔ وہ حروفِ تہجی کی چالیس (۴۰) تعداد کو ہی درست مانتے ہیں۔ مخلوط ھ دوچشمی کے اضافہ سے تشکیل پانے والے حروف کو وہ حروفِ تہجی میں شامل نہیں کرتے۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے اردو کے حوالے سے پندرہ ۱۵ بنیادی اشکال کی ترتیب یوں بیان کی ہے:

۱۔ا	۲۔ب، پ، ت، ٹ، ث	۳۔ج، چ، ح، خ
۴۔د، ڈ، ذ	۵۔ر، ڑ، ز، ژ	۶۔س، ش
۷۔ص، ض	۸۔ط، ظ	۹۔ع، غ
۱۰۔ف، ق	۱۱۔ک، گ	۱۲۔ل
۱۳۔م، ن	۱۴۔و، ہ، ء	۱۵۔ی (۷)

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی تقسیم (i) حروفِ تہجی کے نقشِ تحریر (ii) حروفِ تہجی کے نقشِ تحریر کی نوعِ خاص (iii) حروفِ تہجی کے نقشِ تحریر کی ہم جنس یا ہم جنس پرواز گُند کے اصول پر درجہ بندی (iv) حروفِ تہجی کی جیومیٹریکل رائٹنگ فیچرز کی بنیاد پر درجہ بندی استوار نظر آتی ہے۔ اس درجہ بندی کو آسان، عام فہم، واضح اور مقبولِ عام کہا جاسکتا ہے۔ لسانیات کے ابتدائی درجہ کے طلبا واساتذہ اور اعلیٰ سطح کے لسانیات کے محققین ہر دو کے نزدیک یہ درجہ بندی مفید نظر آتی ہے۔ یاد کرنے، یاد رکھنے، سکھانے، پڑھانے میں بھی آسان اور استدلال پر مبنی ہے۔

ڈاکٹر عطش درانی کے نزدیک:

> ''مقتدرہ قومی زبان کے ایک اجلاس مورخہ ۲۶ جنوری ۲۰۰۴ء میں یہ طے پایا کہ کمپیوٹر، کتابت، اشاریہ سازی اور تدریس کے لحاظ سے اردو کے ۵۸ حروفِ تہجی میں جو حسب ذیل ہیں:
>
> ا، آ، ب، بھ، پ، پھ، ت، تھ، ٹ، ٹھ، ث، ج، جھ، چ، چھ، ح، خ، د، دھ، ڈ، ڈھ، ذ، ر،

رھ، ڑ، ڑھ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، کھ، گ، گھ، ل، لھ، م، مھ،

ن، نھ، و، وھ، ہ، ۃ، ء، ی، ے۔"(۸)

ڈاکٹر عطش دُرانی دوچشمی (ھ) کے مخلوط اضافہ سے تشکیل وترتیب پانے والے حروف کو بھی اپنے سابقین کی طرح حروفِ تہجی میں شامل کرتے اور اُسی طبقہ کے ہم نوا دکھائی دیتے ہیں۔ دراصل اختراع، ارتقا، اضافہ ہر علم وفن کا ہمیشہ حصہ رہا ہے۔ ترقی پسندیت، پروگریسوسوچ بھی علم وادب میں ہمیشہ موجود رہی ہے خواہ وہ کم اُبھر کر سامنے آئی ہو یا زیادہ۔ یہ تصور دراصل فرمان فتح پوری سے ہٹ کر اختراعی، ارتقائی، اضافاتی، تبدیلیاتی، ترقی پسندیت کا عکاس نظر آتا ہے۔ تاہم قدامت پسندی، روایات کی پاسداری بھی اپنی جگہ اہم ہیں۔

قواعد نگاروں اور لغت نویسوں نے حروف کو مختلف اعتبار سے کئی گروہوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر گروہ کا الگ الگ نام رکھا ہے۔ بعض حرفوں کو بھی ان کی مختصر اور طویل آواز کے لحاظ سے کئی نام دیے ہیں۔

اردو حروف کے اصطلاحی نام اور ان کی توضیح

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کا تفصیلی جائزہ پیش خدمت ہے:

حروف منقوطہ یا حروفِ معجمہ:

نقطے والے حروف مثلاً ب، پ، ج، چ، وغیرہ حروف منقوطہ یا حروف معجمہ کہلاتے ہیں۔

حروف غیر منقوطہ یا حروف مہملہ:

بغیر نقطوں والے حروف غیر منقوطہ یا حروف مہملہ کہلاتے ہیں جیسے:۔ ا، ح، د، ر، س، اور ص وغیرہ۔

فوقانی:

وہ حروف جن کے اوپر نقطہ آتا ہے جیسے:۔ ت، ث، خ وغیرہ۔

حروف تحتانی:

جن حروف کے نیچے نقطہ ہو تحتانی کہلاتے ہیں۔ جیسے:۔ ب، پ، چ، وغیرہ

حروف شمسی:

ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن، حروف شمسی کہلاتے ہیں اس لیے کہ عربی الفاظ میں جب ان حرفوں سے پہلے ال آتا ہے تو پڑھا نہیں جاتا جیسے۔ التائب، الثاقب، الدلیل، الذاکر، الرحیم، الزجاج، السلام، الشّمس، الصباح، الطاہر، الظل، الیل، النور، وغیرہ۔

قمری حروف:

ا، ب، ج، چ، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی، قمری حروف کہلاتے ہیں اس لیے کہ ان سے پہلے ال پڑھا جاتا ہے جیسے حافظ الاسد، عبدالباسط، عبدالجلیل، عبدالحکیم، عبدالخطیب، کتاب العالم، الفریق، عبدالمالک، عبدالکریم، عبدالواحد،

عبدالہادی وغیرہ۔

ممدوہ:

جس حرف پر مدّ یامدّہ آتا ہے اور کھینچ کر پڑھا جاتا ہے وہ الف ممدوہ کہلاتا ہے جیسے آم، آج، آلام، وغیرہ کا الف،

مقصوریٰ:

جوالف کھینچ کر نہ پڑی جائے الف مقصوریٰ کہلاتا ہے، جیسے، اب، ابر۔

ہائے ملفوظی:

چھوٹی ہ یاہائے ہوز جب اپنی آواز ظاہر کرتی ہے جیسے: کوہ اور آہ وغیرہ۔

ہائے مخلوط:

بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، ڈھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ، کی دوچشمی ھ کو ہائے مخلوط کہتے ہیں۔

ہائے غیرملفوظی/ہائے مختفی:

بعض لفظوں کے آخر میں چھوٹی ہ اظہار حرکت کے لیے آتی ہے لیکن پڑھی نہیں جاتی ہے ایسی ہ کو ہائے مختفی یا ہائے غیر ملفوظی کہتے ہیں۔ جیسے شانہ، پستہ، نامہ وغیرہ۔

ہائے حطّی:

ح کو چھوٹی ہ سے ممتاز کرنے کے لیے بڑی ح یا ہائے حطی بھی کہتے ہیں۔

واؤ معروف:

جس واؤ سے پہلے پیش ہو اور کھینچ کر پڑھی جائے اُسے واؤ معروف کہتے ہیں جیسے: ۔کُو کو، ابرو، بدبو، تُو تُو وغیرہ کی واؤ۔

واؤ مجہول:

اگر واؤ کھینچ کر نہ پڑھی جائے تو واؤ مجہول کہلائے گی جیسے: ۔غور، قول، مور، شور، وغیرہ۔

واؤ معدولہ:

بعض الفاظ میں واؤ لکھی جاتی ہے لیکن تلفظ میں نہیں آتی اس قسم کی واؤ کو واؤ معدولہ کہتے ہیں۔ جیسے خوش، خواب، خواہش۔

یائے معروف:

اگر ''ی'' سے پہلے زیر ہو اور کھینچ کر پڑھی جائے تو یائے معروف کہلائے گی، جیسے عید، شہید، نوید، کیل، چیل، وغیرہ۔

یائے مجہول:

ایسی ''ی'' جسے کھینچ کر نہ پڑھا جائے یائے مجہول کہلاتی ہے مثلاً میل، ریل، جیل، ڈھیر وغیرہ۔

یائے مخلوط:

کسی لفظ کے درمیان میں آنے والی ''ی'' جب اپنی آواز نہیں دیتی تو یائے مخلوط کہلاتی ہے جیسے، پیار، خیال، کیا وغیرہ میں(۹) ڈاکٹر علی محمد نے حروف کی درج ذیل اقسام بیاں کی ہیں:

حروفِ جار:

جو اسماء اور افعال کو آپس میں ملاتے ہیں۔ مثلاً میں، سے، پر، تک

حروفِ اضافت:

وہ حروف جو اسموں کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں مثلاً کا، کے، کی وغیرہ۔

حروفِ عطف:

یہ دو اسموں کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً امیر و غریب، سلیم اور احمد۔ و اور حروف عطف ہیں۔

حروف استفہام:

وہ حروف ہیں جو کچھ پوچھنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں مثلاً کیا، کیوں، کہاں

حروف تحسین:

وہ حروف ہیں جو تعریف و تحسین کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ شاباش، واہ، ماشاء اللہ اس کی مثالیں ہیں۔

حروفِ نفریں:

وہ حروف جو نفرت یا ملامت کے لیے استعمال کیے جائیں مثلاً توبہ توبہ، معاذ اللہ، استغفر اللہ، تف، لعنت وغیرہ۔

حروفِ ندا:

ندا دینے کے لیے استعمال کیے جانے والے حروف ندائیہ حروف کہلاتے ہیں۔

اے دوست! ہم نے ترکِ محبت کے باوجود
محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی

حروفِ تشبیہ:

وہ حروف جو کسی ایک چیز کو کسی دوسری چیز کے مشابہ یا مانند قرار دینے کے لیے بولے جائیں مثلاً مانند، طرح، جیسا، جوں، بعینہ وغیرہ۔

حروفِ علت:

وہ حروف کسی سبب، وجہ، علّت کو ظاہر کریں۔

مثلاً: کیونکہ، بدیں، سبب، تا کہ، اس لیے، بایں وجہ، چنانچہ، لہذا وغیرہ۔

حروفِ انبساط:

خوشی و مسرت وانبساط کے موقع پر بولے جانے والے حروف بہت خوب، اخاہ، واہ، کمال ہے۔۔۔وغیرہ۔

حروفِ تاسف:

افسوس اور غم کے موقع پر بولے جانے والے حروف۔ ہائے ہائے، حیف، صد افسوس، حسرتا اور حسریا وغیرہ۔

حروفِ استدراک: (نیکی کا بدلہ نیکی سے دینا)

جو پہلے جملے میں آنے والے کسی شبہ کو دور کرنے کے لیے دوسرے جملے میں استعمال ہوں۔ اس سے پہلے میں کچھ تغیر ہوتا ہے مثلاً اگرچہ، البتہ، بلکہ، پر، لیکن،۔۔۔وغیرہ۔

حروفِ تاکید:

کلام میں تاکید اور زور پیدا کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً۔ ہرگز، مطلق، سراسر بسر،۔۔۔وغیرہ۔

حروفِ شرط و جزا:

وہ حروف جو شرط کے موقع پر بولے جائیں حروف شرط کہلاتے ہیں حروف شرط کے بعد دوسرے جملے میں جو حروف لائے جاتے ہیں انھیں حرف جزا کہتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ محبت کرتا تو کامیاب ہو جاتا (''اگر'' اور ''تو'' حرف شرط و جزا ہیں)

حروفِ مفاجات:

مفاجات کے معنی اچانک یا یکا یک کے ہیں۔ یہ کسی امر کے اچانک واقع ہونے پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: یک بیک، یکا یک، دفعتاً۔ اتفاقاً۔ وغیرہ۔

حرفِ بیان:

وہ حرف جو کسی وضاحت کے لیے استعمال کیا جائے۔ مثلاً استاد نے شاگرد سے کہا کہ سبق پڑھو، حرف بیاں ''کہ'' ہے۔(۱۰)

فتح محمد جالندھری نے قابل قدر اضافہ کیا ہے اور کچھ نئی چیزیں پیش کی ہیں ملاحظہ ہوں:

حرفِ جر:

وہ حروف جو اسم کو فعل یا مشابہ فعل سے ملاتے ہیں۔ سے، کا، تک، تلک، درمیان، ساتھ، سمیت کو (بمعنی واسطے) بے، بن، جُز، بجُز، بغیر، سوا، بدون، جوں، طرح، مانند، علاوہ، ''سے'' ابتدا کے لیے آتا ہے جیسے صبح سے شام تک۔

حرفِ اضطراب:

اضطراب: کبھی ایک شخص کو اعلیٰ یا اعلیٰ کو کم تر کر کے دکھانا ہو تو ایسے موقعہ پر دو جملے استعمال کرتے اور دونوں کے درمیاں لفظ ''بلکہ'' لگاتے ہیں اس کا نام اضطراب ہے۔ جیسے ''زید آدمی نہیں بلکہ فرشتہ ہے'' عمرو انسان نہیں بلکہ حیوان ہے'' پہلی مثال میں اسفل کو اعلی اور دوسری میں اعلی کو کم تر کر کے دکھایا گیا ہے۔ کبھی ایک چیز کو نفی کر کے دوسری کا نام لیتے ہیں جیسے ''لکڑی نہیں بلکہ پتھر ہے۔''

حروف تردید:

تردید کے موقعہ پر درج ذیل حروف استعمال ہوتے ہیں۔ یا، یا تو، خواہ، چاہو، حرف ''یا'' زیادہ تر دو چیزوں یا دو جملوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے:

آتا ہے تو آ جا کوئی دم کی ہے فرصت
پھر دیکھنے آتا بھی ہے دم یا نہیں آتا

''یا تو'' کو خواہ ایک لفظ سمجھو یا تو'' کو زائد

حروف استثنا:

جو الفاظ ایک چیز کو دوسری چیز سے علیحدہ کریں وہ حروف استثنا کہلاتے ہیں۔ سوا۔ بجز، بُجز مثلاً حامد کے سوا سب آ گئے جُز فارسی لفظ ہے اور عموماً نظم میں استعمال ہوتا ہے۔

کس سے فریاد ان بتوں کی کروں
جز خدا کون ، سننے والا ہے

حروفِ نفی

وہ حروف جو کسی فعل کی نفی یا کسی بات سے انکار کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ دوسرے جملے میں نہ بطور حرف نفی استعمال ہوتا ہے۔ شعر:

نے تیر کماں میں ہے نہ صیاد کمیں میں
گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے

کبھی ایک چیز کو دوسری پر ترجیح دیتے ہیں تو جس سے ترجیح دیتے ہیں اس کے ساتھ نہ استعمال کرتے ہیں مثل ہے'' گھر کی آدھی نہ باہر کی ساری'' یعنی گھر کی آدھی روٹی باہر کی ساری روٹی سے بہتر ہے۔

حروفِ شمول وشرکت:

''بھی'' اور ''نیز'' شمولیت وشرکت کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں ''زید 'بھی' آیا عمرو 'بھی'
یہ 'بھی' لو اور وہ 'بھی'

نیز یہ امر قابل ذکر ہے کبھی ایک جملے میں نیز اور بھی دونوں آجاتے ہیں ایسے جملے میں عطف اکثر حذف ہو جاتا ہے

حروف حصر و خصوصیت:

اردو میں اس مقصد کے لیے استعمال ہونے والے حروف درج ذیل ہیں۔

’ہی ،صرف ،محض ،تنہا ،فقط ،بس ،یہی ،’’ہی‘‘ زمیں وآسمان کا پیدا کرنے والا خدا ہی ہے۔

صرف ۔ہم صرف خدا کی عبادت کرتے ہیں

محض ۔دنیا محض طلسم حیرت ہے۔

حروفِ قسم:

وہ حروف جو قسم کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔الف ۔با۔واوٗ

’’حقا کہ تو خداوند ہے لوح و قلم کا‘‘

’’بخدا میں نے کچھ نہیں کہا‘‘

واللہ یہی سچ ہے،

واوٗ عربی لفظوں میں آتا ہے۔اور یائے مفتوحہ صرف فارسی الفاظ پر۔

حروفِ تنبیہ:

وہ حروف جو تنبیہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔خبردار۔سنو۔سنو جی۔ ہیں۔ ہوں۔ ہاں۔ دیکھ، ہیں یہ کیا کیا۔ ہوں یہ کیا کرتے ہو۔

ہیں ہیں یہ تجھے کیا دل غمناک ہو گیا
جل بھن کے اس طرح سے جو تو خاک ہو گیا

☆......☆......☆

ہاں کھائیو مت فریب ہستی
ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے

☆......☆......☆

کرو نہ اہل وفا پر جفا سنو تو سہی

حروفِ استفہام:

وہ حروف جو سوال پوچھنے کے موقعہ پر بولے جاتے ہیں۔کیا۔آیا، کیوں، کاہے۔کس طرح، کس واسطے، وغیرہ۔

حروف استفہام کی ۱۳ اقسام ہیں۔

(۱) استفہام اقراری:

جیسے یہ اگر اس کی نادانی کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے (یعنی نادانی ہے)

(۲) استفہام انکاری:

جیسے زید نے یوں کب کہا ہے (یعنی یوں نہیں کہا ہے)

(۳) استفہام استخباری:

کسی چیز کے بارے معلومات حاصل کرنا جیسے تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ حامد کون شخص ہے۔

حروف مقدار:

وہ حروف جو کسی چیز کا اندازہ کرنے یا مقدار معلوم کرنے کے لیے بولے جاتے ہیں۔ اتنا، کتنا، جتنا، وغیرہ۔

حروف ندبہ: (بعض احباب نے انہی حروف کو "تاسف" لکھا ہے)

وہ حروف جو افسوس کے موقع پر بولے جائیں۔ ہائے ہائے۔ وائے وائے۔ افسوس، وامصیبت، ہے ہے۔

تیرے دل میں گر نہ تھا آشوب غم کا حوصلہ
تو نے پھر کیوں کی تھی میری غمگساری ہائے ہائے (ذوق)

☆......☆......☆

ہے ہے پھول میرا لے گیا کون
ہے ہے مجھے خار دے گیا کون (مقتول)

حروف تسلسل کلام:

وہ حروف جن سے کلام مابعد کو کلام ماسبق سے مربوط رکھنا مقصود ہو وہ ہیں:

"تو" اور "سو" یہ حرف اکثر لمبی لمبی عبارتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

حروف شک وظن:

جن الفاظ سے کسی بات کے ہونے یا نہ ہونے میں شک کا اظہار ہو وہ یہ ہیں: "شاید" اور "مگر"

باندھی ہے سب نے زیر فلک جھوٹ پر کمر
شاید بگڑ گیا ہے کہیں ماٹ نیل کا

حروف ظن غالب:

وہ الفاظ جن کے معانی سے ایسے شک کا اظہار ہو، جو یقین کے قریب ہو وہ یہ ہیں: "غالبًا اور "ہونہ ہو"

پھر نہ آئے جو ہوئے خاک میں آسودہ
غالبًا زیر زمیں میر ہے آرام بہت
(میر تقی میر)

"ہونہ ہو" کا لفظ تحقیق کے معنوں میں کبھی بولا جاتا ہے بعض لوگ غالبًا کے قیاس پر "اغلبًا" کہتے ہیں جو غلط ہے۔

کلماتِ تحقیق ویقین:

وہ الفاظ جن کے استعمال سے کلام سے شک رفع ہو جائے۔

بے شک، بلاشبہ، بے گمان، یقیناً، قطعاً، البتہ، لامحالہ، ضرور، ''بے شک خدا نیکو کاروں کو نیک بدلہ دے گا''

کی خدا نے جو یہ زبان عطا
ہے بلاشبہ عطیہ عظمیٰ

''ہر اک جاندار کو مرنا ضرور ہے''
''تمہارا قول یقیناً صحیح ہے''
''میں نے قطعاً نہیں کہا ہے''

حروف مفاجات:

جن حروف سے کسی امر کا ناگہاں اچانک اور اتفاقاً واقع ہونا ظاہر ہو، ناگہاں، ناگاہ، اچانک یک لخت، اتفاقاً، یک بارگی سے، یکا یک۔

ناگہاں غیب سے ندا آئی
''زمانے کا رنگ یک لخت بدل گیا

☆......☆......☆

تب سے مطلب تھا نہ کچھ کام تھا الفت سے ہمیں
دفعتاً پڑ گئے آفت میں خدایا کیسے

☆......☆......☆

برخاست کا تھا وہ رخصتی ہار
برہم ہوئی بزم اٹھے سب اک بار

حروفِ تمنا:

''وہ حروف جن سے آرزو اور تمنا کا اظہار ہوتا ہے: کاش، اے کاش، کاش کہ:

کاش اس کے رو برو نہ کریں مجھ کو محشر میں
کتنے سوال ہیں جن کا جواب نہیں
(میر تقی میر)

میں بھی منہ میں زباں رکھتا ہوں
کاش کوئی پوچھے مدّعا کیا ہے
(غالب)

حروفِ تزئین کلام:

وہ حروف جو کلام اور گفتگو کی دلچسپی اور حسن ادا کے لیے بولے جاتے ہیں۔ بھلا، آخر، ہاں، اچھا، تو بھی، نہ سہی:

بھلا کچھ تو فرمایئے

(مومن)

دھو دیا اشک ندامت نے گناہوں کو میرے
تر ہو دامن تو بارے پاک دامن ہو گئے

(غالب)

"آؤ نہ دیکھو تو سہی"۔

حروفِ تہنیت:

مبارک، سلامت، مومن کے بقول:

گیا رنج نواب اصغر علی خان
مبارک سلامت سلامت مبارک

توبہ، امان اور پناہ کے حروف:

توبہ توبہ، الٰہی توبہ، الاماں الاماں، الحفیظ، معاذ اللہ

زاہد میری شراب کے چسکے ہی اور ہیں
توبہ مئے طہور میں ایسا اثر کہاں

☆......☆......☆

کیسی لُو چلتی ہے الاماں الاماں

(ذوق)

کلمہ قدوم:

وہ کلمات جو کسی مہمان کے آنے پر بطور اظہار مسرت یا بطور دعا کہے جاتے ہیں۔ بارک اللہ:

بارک اللہ کہ درافشان ہے تو اے ابرِ بہار
خیر مقدم کہ تو خراماں ہے اے بادشمال

(ذوق)

کلمات خلاصہ کلام:

وہ الفاظ جس سے ظاہر ہو کہ بولنے والا اپنی بات کو اختصار، بطور خلاصہ بیاں کر رہا ہے: غرض، الغرض، القصہ، قصہ کوتاہ، سخن کوتاہ، قصہ مختصر۔

یگا نہ دیکھا ہر اک یگانہ دیکھا اپنے مطلب کا سب زمانہ دیکھا
جس کو دیکھا غرض غرض کا اپنی دنیا کا عجیب کارخانہ دیکھا (داغ)

الغرض خدا کا کوئی فعل حکمت اور مصلحت سے خالی نہیں۔

حروفِ ظرفیت:

وہ حروف جن سے وقت یا مقام کا اظہار ہوتا ہو۔ یہاں، وہاں، ہاں، وہاں، کہاں کہاں، جہاں، جہاں جہاں، یہیں، وہیں، کدھر، جدھر

(الفاظ یہاں، واں، صرف نظم میں آتے ہیں)

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

☆......☆......☆

ہاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں
واں اک خامشی تری سب کے جواب میں

حروفِ تفسیر:

وہ حروف جن کے ذریعے کسی لفظ کے معنی یا کسی کلام کا مطلب وضاحت سے بیان کیا جائے جیسے اسراف: یعنی فضول خرچی نہایت مذموم عادت ہے:

موت اک زندگی کا وقفہ ہے
یعنی آگے چلیں گے دم لے کر

حروفِ تفریح:

جب کسی کلام سابق سے کوئی مطلب اخذ کریں یا نتیجہ نکالیں تو جو حرف اس مقصد کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں انھیں حروفِ تفریح کہتے ہیں:

''تو'' اور ''پس''

(''پس'' فارسی لفظ ہے جس طرح فارسی میں مستعمل ہے اسی طرح اردو میں بولا جاتا ہے)

''تو اس بات سے ظاہر ہوئی کہ۔۔۔۔۔۔''

''پس ثابت ہوا کہ۔۔۔۔۔۔ حروفِ تفریح جملے کے شروع میں آتے ہیں۔''(۱۱)

فتح محمد جالندھری کی یہ تقسیم و درجہ بندی تجدیدی قدم نظر آتا ہے۔ اس درجہ بندی میں حرفیات کی جزئیات کی حد تک کارفرمائی نظر آتی ہے۔

اُردو حروفِ تہجی کے اس مندرجہ بالا درجہ بندی کے پورے کینوس کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حلق، دہن، زبان سے اُردو حروفِ تہجی کی درجہ بندی کا سفر شروع ہوتا ہے۔ آگے چل کر اس درجہ بندی میں ''لسان'' کے ساتھ ساتھ

''قلم'' کی کارفرمائی یعنی آلۂ تحریر کی استعمالیت اثر انداز ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ درجہ بندی کے اس ارتقائی سفر میں قلمی آمیزش آگے بڑھ کر صرفیاتی، نحویاتی اور محاوراتی دائرہ میں داخل ہو جاتی ہے۔ بالفاظِ دیگر: زبان سے قلم اور قلم سے پیرایۂ بیان ___ یہ تین ادوار حروفِ تہجی کی درجہ بندی میں کارفرما نظر آتے ہیں۔

ارتقائی لحاظ سے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ صوتی مخارج سے شروع ہونے والی حروفِ تہجی کی درجہ بندی حروفِ تہجی کے خطِ تحریر سے منعکس ہوتی ہے۔ خطِ تحریر سے آگے نکل کر تحریر کے پھر صوری و معنوی محاسن سے منعطف ہوتی دکھائی دیتی ہے اور اس تناظر میں تجدیدی درجہ بندی پاتی ہے۔

وہ تمام مباحث جن کا گزشتہ سطور میں ذکر ہوا اس بات کی طرف واضح اشارہ کرتی ہیں کہ اُردو کے حروفِ تہجی کے حوالے سے مختلف آرا سامنے آتی رہی ہیں۔ حروفِ تہجی چونکہ آوازوں کی علامات ہیں لہٰذا اس سے جُڑے مباحث کا جائزہ لسانیات اور صوتیات کے اصولوں کے تحت ہی کیا جا سکتا ہے لہٰذا جب اُردو لغت بورڈ نے شان الحق حقی کی سربراہی میں ان تمام معاملات کا مفصل جائزہ لینا شروع کیا تو عربی کے ۲۸ حروف، فارسی کے ۴ حروف (پ، چ، ژ، گ)، اُردو کی معکوسی آوازوں (ٹ، ڈ، ڑ) اُردو کی بقیہ آوازوں کو ظاہر کرنے والے پندرہ حروف، الف ممدودہ (آ)، ہمزہ (ء) کے علاوہ بڑی 'ے' کو بھی حروفِ تہجی میں شامل کر کے اردو کے حروفِ تہجی کی تعداد ۵۳ مقرر کی گئی اور انھی حروفِ تہجی کی بنیاد پر بائیس جلدوں پر مبنی لغت تیار کی گئی۔ جدید دور میں مشینی کتابت میں جب نون غنہ (ں) کے مسائل سامنے آئے تو مقتدرہ قومی زبان (موجودہ ادارہ فروغِ قومی زبان) کے اس وقت کے صدر نشین جناب افتخار عارف کی سربراہی میں قائم ایک کمیٹی نے نون غنہ کو بھی حروفِ تہجی کی ترتیب میں شامل کر لیا اور اُردو کے حروفِ تہجی کو اب سرکاری طور پر ۵۴ تسلیم کیا جاتا ہے لیکن بہرحال اس پر ابھی علمی مباحث کا سلسلہ جاری ہے جس کا ذکر گزشتہ سطور میں کیا گیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ اشرف کمال، ڈاکٹر، لسانیات، زبان اور رسم الخط، فیصل آباد: مثال پبلشرز، ۲۰۱۲ء، ص:۱۰۲

۲۔ نجیبہ عارف، ڈاکٹر، اردو قاعدہ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء، ص:۹

۳۔ ایضاً، ص:۹

۴۔ فتح محمد خاں، مولوی، مصباح القواعد، علی گڑھ: پی سی دوادش شیرینی اینڈ کمپنی، ہیرالال پرنٹنگ پریس، ۱۹۳۸ء، ص:۸

۵۔ اشرف کمال، ڈاکٹر، لسانیات، زبان اور رسم الخط، ص:۱۰۳

۶۔ غلام ربانی مجال، اردو حروفِ تہجی کے مآخذ، مشمولہ: اخبارِ اُردو، اسلام آباد: اگست ۲۰۰۴ء، ص:۴۲

۷۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو زبان وادب، لاہور: الوقار پبلی کیشنز، س ن، ص:۷۶۔۷۵

۸۔ عطش دُرانی، ڈاکٹر، اردو حروفِ تہجی کی معیاری ترتیب، مشمولہ: اخبارِ اُردو، اسلام آباد: ۲۰۰۴ء، ص:۴۰

۹۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو املا اور رسم الخط، لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۲۰۱۳ء، ص:۱۸۔۱۵

۱۰۔ علی محمد خاں، ڈاکٹر، قواعد وانشائے اُردو، لاہور: النفیس پبلشرز، ۲۰۱۶ء، ص:۴۹۔۴۷

۱۱۔ فتح محمد جالندھری، قواعدِ اُردو (مصباح القواعد)، لاہور: دارالشعور، ۲۰۱۵ء، ص:۲۶۴۔۲۱۷

☆......☆......☆